خاتم النبیین سوشل میڈیا فورس

مرزا غلام قادیانی کے

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین واہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی توہین

محمد سلیمان الماثور

حضرات انبیائے علیہم الصلوٰۃ والسلام جیسے مبارک اور پاک طینت افراد کے بعد اس دھرتی پر انسانی آبادی میں جو طبقہ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا مورد بنا، وہ حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ہے۔ ان کی تربیت اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول ﷺ سے بذریعہ وحی کروائی۔ صحابہ کرامؓ کے دل نور ایمان سے روشن، پیشانیاں سجود عاشقانہ سے مزین، قلب حب خدا اور حب رسولؐ سے سرشار، زبانیں ذکر الٰہی سے تر و تازہ اور اعضا اطاعت الٰہی سے مہکتے تھے۔ اسی لیے ہر مسلمان کے لیے اسوہ صحابہؓ کو اپنانا اور ان کے نقوشِ قدم کی پیروی کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ قرآن عزیز اس پاک باز جماعت کو ''اللہ کی جماعت'' قرار دیتا ہے۔ ایسی جماعت کہ فلاح اور کامیابی اس کا مقدر ہے اور وہ ہر حال میں کامیاب ہو کر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت راشدہ صادقہ کو اپنی رضا کے سرٹیفکیٹ سے نوازا اور جنت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ حضور نبی مکرم، رسول رحمت، خاتم النبیین ﷺ نے اس جماعت راشدہ کو آسمانِ ہدایت کے ستارے قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی چاہے پیروی کرلو، ہدایت پا جاؤ گے۔'' (مشکوٰۃ شریف) مزید ارشاد فرمایا ''خبردار ان کو اذیت پہنچانا، مجھے اذیت پہنچانا ہے، اور مجھے اذیت پہنچانا، اللہ رب العزت کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔'' ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے صحابی کو گالیاں نہ دو، اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مٹھی بھر صدقہ کو نہیں پہنچ سکتا بلکہ مٹھی کے نصف کے نصف کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔'' ایک اور حدیث پاک میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیتے ہیں، تم کہو لعنت ہے تمہاری بدکلامی پر۔'' (ترمذی شریف)

اہل بیتؓ عظام کا نسب نہایت پاکیزہ و عالی ہے۔ وہ تمام لوگوں میں سے بہتر، برگزیدہ اور پاکباز ہیں۔ ان کے حق میں قرآن کریم کی کئی آیات نازل ہوئیں اور کئی احادیث

نبویہ ان کی شان میں وارد ہوئیں۔ وہ طیب شجر نبوی کی مقدس شاخیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ہر آلائش کو دور کر دیا ہے اور ان کا تزکیہ کیا ہے۔ اسلام کی سربلندی کے لیے ان کی خدمات، اسلامی تاریخ کا روشن باب ہیں۔ وہ سب مسلمانوں کے احترام، توقیر اور ان کی محبت کے لائق اور مستحق ہیں۔ ہر مسلمان اہل بیتؓ سے محبت اپنے لیے سرمایۂ حیات سمجھتا ہے۔ حضور نبی مکرم ﷺ نے اس گروہ صفا پر طعن وتشنیع کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت کا مستحق قرار دیا۔ لیکن اس دنیا میں ایسے بدبختوں اور نامرادوں کی کمی نہیں جو درسگاہِ نبوت کے ان تربیت یافتہ رجال کار اور اہل بیت عظام کے خلاف اپنی گز گز بھر لمبی زبانیں کھولتے ہیں۔ ایسے ہی نامرادوں میں ایک آنجہانی مرزا قادیانی ہے جس کی سوقیانہ زبان اور بدبختی کے چند نمونے پیش نظر ہیں:۔

نادان صحابی

(243) ''بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 285 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 285 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 816 پر)

View Proof

حضرت ابوہریرہؓ کی توہین

(244) ''جیسا کہ ابوہریرہؓ غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔''

(اعجاز احمدی صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 127 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 817 پر)

View Proof

(245) ''جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہیے کہ ابوہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 410 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 410 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 818 پر)

View Proof

(246) "بعض کم تدبر کرنے والے صحابی جن کی درایت اچھی نہیں تھی (جیسے ابو ہریرہ)...... اکثر باتوں میں ابو ہریرہ بوجہ اپنی سادگی اور کمی درایت کے ایسے دھوکوں میں پڑ جایا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک صحابی کے آگ میں پڑ جانے کی پیشگوئی میں بھی اس کو یہی دھوکہ لگا تھا اور آیت و ان من اهل الكتب الا ليؤمنن به قبل موته کے ایسے الٹے معنی کرتا تھا جس سے سننے والے کو ہنسی آتی تھی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 34 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 36 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 819 پر)

View Proof

حضرت ابو بکر صدیق ؓ کی توہین

(247) "میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابو بکرؓ کے درجہ پر ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ ابو بکرؓ کیا، وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 396، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 820 پر)

View Proof

حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی توہین

(248) "ابو بکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق نہ تھے۔"

(قادیانی ماہنامہ المہدی بابت جنوری، فروری 1915ء-3/2 صفحہ 57 احمدیہ انجمن اشاعت اسلام) (عکس صفحہ نمبر 821 پر)

View Proof

قادیانی خلیفہ حکیم نور الدین ابو بکرؓ ہے

(249) "خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھ سے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت صاحب آخری سفر میں لاہور تشریف لے جانے لگے تو آپ نے ان سے کہا مجھے ایک کام درپیش ہے، دعا کرو اور اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔ مبارکہ بیگم نے خواب دیکھا کہ وہ چوبارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نور الدین صاحب ایک کتاب لیے بیٹھے

ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اور میں ابوبکر ہوں اور دوسرے دن صبح مبارکہ بیگم سے حضرت صاحب نے پوچھا کہ کیا کوئی خواب دیکھا ہے؟ مبارکہ بیگم نے یہ خواب سنائی تو حضرت صاحب نے فرمایا۔ یہ خواب اپنی اماں کو نہ سنانا۔ مبارکہ بیگم کہتی ہیں کہ اس وقت میں نہیں سمجھتی تھی کہ اس سے کیا مراد ہے۔"

(سیرت المہدی جلد سوئم صفحہ 37 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 822 پر)

View Proof

خلیفہ راشد حضرت علیؓ کے بارے میں مرزا قادیانی زبان دراز کرتے ہوئے لکھتا ہے:

زندہ علی، مردہ علی

(250) "پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 400، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 823 پر)

View Proof

نواسہ رسول ﷺ اور شہید کربلا حضرت امام حسینؓ کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

حضرت امام حسینؓ کی توہین

(251) "اور انہوں نے کہا اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا، میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا۔"

(اعجاز احمدی صفحہ 52 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 164 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 824 پر)

View Proof

مرزا قادیانی اور حضرت امام حسینؓ میں فرق

(252) "اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے، کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۶۹ مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 181 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 825 پر)

View Proof

(253) "اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے"

(اعجاز احمدی صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 193 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 826 پر)

View Proof

پس فرق نہایت ظاہر ہے۔ عاشقان رسول ﷺ دیکھیں کہ مرزا قادیانی کہہ رہا ہے کہ تمہارا حسینؓ یعنی ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ تمہارا ہے۔ کیا کوئی مسلمان اس طرح کہہ سکتا ہے؟ حضرت امام حسینؓ کے عالی مقام کے بارے میں بے حد گستاخانہ زبان استعمال کرتے ہوئے مزید لکھا:

(254) "تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔ اور تمہارا ورد صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ (ذکر حسینؓ) کا ڈھیر ہے۔" (نقل کفر کفر نباشد)! مرزا قادیانی پہ لعنت بے شمار۔

(اعجاز احمدی صفحہ 82 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 194 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 827 پر)

View Proof

کربلا کی سیر

(255) "کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم"

ترجمہ: "میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔ سو (100) حسینؓ ہر وقت میری جیب میں ہیں۔"

(نزول المسیح صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 828 پر)

View Proof

مرزا قادیانی کا بیٹا اور قادیانی جماعت کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین، مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا شعر کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

سو حسینؓ کی قربانی، مرزا قادیانی کی ایک گھڑی کے برابر

(256) ”شہادت کا یہی مفہوم ہے جس کو مدنظر رکھ کر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

میرے گریبان میں سو حسین ہیں، لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے، میں سو حسین کے برابر ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں اس سے بڑھ کر اس کا یہ مفہوم ہے کہ سو حسین کی قربانی کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے۔ وہ شخص جو اہل دنیا کے فکروں میں گھلا جاتا ہے۔ جو ایسے وقت میں کھڑا ہوتا ہے جبکہ ہر طرف تاریکی اور ظلمت پھیلی ہوئی ہے اور اسلام کا نام مٹ رہا ہے۔ وہ دن رات دنیا کا غم کھاتا ہوا، اسلام کو قائم کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے، کون کہہ سکتا ہے کہ اس کی قربانی سو حسین کے برابر نہ تھی۔ پس یہ تو ادنیٰ سوال ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) امام حسین کے برابر تھے یا ادنیٰ۔ حضرت امام حسین ولی تھے مگر ان کو وہ غم اور صدمہ کس طرح پہنچ سکتا تھا جو اسلام کو مٹتا دیکھ کر حضرت مسیح موعود کو ہوا۔ حضرت امام حسین اس وقت ہوئے جبکہ لاکھوں اولیا موجود تھے۔ اسلام اپنی شان و شوکت میں تھا۔ ایسی حالت میں ان کو وہ غم کہاں ہو سکتا تھا جو اس شخص کو ہوا، جو ایسے ہی حالات میں مبعوث ہوا جن حالات میں خود محمد ﷺ کی بعثت ہوئی تھی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت امام حسین کی شہادت رسول کریم ﷺ کی شہادت سے بڑی تھی۔ نہیں۔ اس لیے کہ جو غم اور تکلیف آپ کو اسلام کے لیے اٹھانی پڑی، وہ حضرت امام حسین کو نہیں اٹھانی پڑی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کی شہادت بھی بہت بڑی ہوئی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے گھر پر بیٹھے رہے۔ پھر کس طرح امام حسین سے بڑھ گئے۔ میں کہتا ہوں کیا محمد ﷺ اسی طرح فوت ہوئے، جس طرح امام حسین فوت ہوئے تھے؟ نہیں۔ مگر کوئی ہے جو کہے۔ محمد ﷺ کی قربانی حضرت امام حسین کی قربانی سے کم تھی۔ محمد ﷺ کی ایک ایک سیکنڈ کی قربانی حضرت امام حسین کی ساری عمر کی قربانی سے بڑھ کر تھی۔ پس جس طرح محمد ﷺ کی قربانی بڑی تھی، اسی طرح وہ شخص جو انہی حالات میں کھڑا ہوگا جن میں محمد ﷺ کھڑے ہوئے اس کی قربانی بھی بہت بڑھ کر ہوگی۔ اسی لیے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے کہا ہے:

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

کہ مجھ پر تو ہر لحہ سوسو کربلا کی مصیبتیں گزرتی ہیں اور میں تو ہر گھڑی کربلا کی سیر کر رہا ہوں۔"

(خطبہ مرزا بشیر الدین محمود، مندرجہ روزنامہ الفضل قادیان شمارہ نمبر 80 جلد نمبر 13، 26 جنوری 1926ء)

(عکس صفحہ نمبر 829 پر)

View Proof

حضرت امام حسینؓ سے بڑھ کر

(257) "اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے اور اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔۔"

(دافع البلاء صفحہ 17، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 830 پر)

View Proof

عبداللطیف قادیانی کی فضیلت

(258) "امام حسینؓ کی شہادت سے بڑھ کر حضرت مولوی عبداللطیف صاحب (قادیانی) کی شہادت ہے جنھوں نے صدق اور وفا کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا اور جن کا تعلق شدید بوجہ استقامت سبقت لے گیا تھا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 364، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 831 پر)

View Proof

(259) "صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی نسبت حضرت اقدس نے فرمایا کہ وہ ایک اسوۂ حسنہ چھوڑ گئے ہیں اور اگر غور سے دیکھا جائے تو ان کا واقعہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے واقعہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 496، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 832 پر)

View Proof

حضرت امام حسینؓ کی توہین سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے

(260) "غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسینؓ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے، تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے، وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 654، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 833 پر)

View Proof

آبروئے کائنات، خاتون جنت، جگر گوشۂ رسولؐ، سیدہ طاہرہ، حضرت فاطمہ الزہراؓ کی عظمت و شان سے کون واقف نہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "بے شک فاطمۃ الزہرہؓ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسنؓ و حسینؓ دونوں جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔" (ترمذی) کتب صحاح میں حضرت بتولؓ کے بے شمار فضائل و محاسن موجود ہیں۔ آپ کی جلالت شان اور مقام معصومیت کے متعلق سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے وسط عرش سے منادی ندا کرے گا کہ اے اہل محشر! اپنے سروں کو جھکا دو اور اپنی آنکھوں کو بند کر لو کہ فاطمہؓ بنت محمد ﷺ پل صراط سے گزر جائے۔ اس وقت ستر ہزار حوریں ان کے ہمراہ بجلی کی طرح پل صراط سے گزر جائیں گی۔" لیکن بدبخت ملعون مرزا قادیانی حضرت فاطمہؓ کے بارے میں نہایت دل آزار اور نہایت گستاخانہ بکواس کرتے ہوئے لکھتا ہے:

سیدہ النساء حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شرمناک توہین

(261) جگر گوشہ رسول ﷺ، سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہراؓ کی ذات پاک کے بارے میں مرزا قادیانی نے جو بکواس کی ہے، ہمارا قلم اسے لکھنے کا حوصلہ نہیں رکھتا۔ اگر کسی نے یہ بکواس دیکھنی ہو تو ملعون مرزا قادیانی کی کتاب کا حوالہ درج ہے۔

(ایک غلطی کا ازالہ (حاشیہ) صفحہ 11 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 834 پر)

View Proof

پنج تنؑ کی توہین

(262) "میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیّدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے"

(درثمین اُردو صفحہ 29 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 835 پر)

View Proof

مرزا قادیانی کی بیوی......ام المومنین؟

(263) "ام المومنین" کا لفظ جو مسیح موعود کی بیوی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سن کر فرمایا:

"اعتراض کرنے والے بہت ہی کم غور کرتے اور اس قسم کے اعتراض صاف بتاتے ہیں کہ وہ محض کینہ اور حسد کی بنا پر کیے جاتے ہیں، ورنہ نبیوں یا ان کے اظلال کی بیویاں اگر امہات المومنین نہیں ہوتی ہیں تو کیا ہوتی ہیں؟ خدا تعالیٰ کی سنت اور قانونِ قدرت کے اس تعامل سے بھی پتہ لگتا ہے کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جو اعتراض کرتے ہیں کہ ام المومنین کیوں کہتے ہو؟ پوچھنا چاہیے کہ تم بتاؤ جو مسیح موعود تمہارے ذہن میں اور جسے تم سمجھتے ہو کہ وہ آ کر نکاح بھی کرے گا۔ کیا اس کی بیوی کو تم ام المومنین کہو گے یا نہیں؟"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 555، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 836 پر)

View Proof

مرزا قادیانی کے 313 صحابی

(264) "میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست تیار کی تو بعض دوستوں نے خطوط لکھے کہ حضور ہمارا نام بھی اس فہرست میں درج کیا جائے۔ یہ دیکھ کر ہم کو بھی خیال پیدا

ہوا کہ حضور علیہ السلام سے دریافت کریں کہ آیا ہمارا نام درج ہو گیا ہے یا کہ نہیں؟ تب ہم تینوں برادران مع منشی عبدالعزیز صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ میں نے آپ کے نام پہلے ہی درج کیے ہوئے ہیں۔ مگر ہمارے ناموں کے آگے "مع اہل بیت" کے الفاظ بھی زائد کیے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 97-1896ء میں تیار کی تھی اور اسے ضمیمہ انجام آتھم میں درج کیا تھا۔ احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے بھی ایک دفعہ اسی طرح اپنے اصحاب کی ایک فہرست تیار کروائی تھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ تین سو تیرہ کا عدد اصحاب بدر کی نسبت سے چنا گیا تھا۔ کیونکہ ایک حدیث میں ذکر آیا ہے کہ مہدی کے ساتھ اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق 313 اصحاب ہوں گے جن کے اسماء ایک مطبوعہ کتاب میں درج ہوں گے۔ دیکھو ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 40 تا 45۔"

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 128 از مرزا بشیرالدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 837 پر)

View Proof

سیّد کون؟

مرزا قادیانی کا بیٹا اور قادیانی جماعت کا خلیفہ مرزا بشیرالدین محمود لفظ "سید" کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

(265) "اب جو سید کہلاتا ہے اس کی یہ سیادت باطل ہو جائے گی۔ اب وہی سید ہوگا جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی اتباع میں داخل ہوگا۔ اب پرانا رشتہ کام نہیں آئے گا۔"

(قول الحق صفحہ 32 مندرجہ انوار العلوم جلد 8 صفحہ 80 از مرزا بشیرالدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 838 پر)

View Proof

اہم نکات

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ:

-1 بعض صحابہ کرامؓ نادان تھے۔ (نعوذ باللہ)

-2 حضرت ابوہریرہؓ غبی تھے۔ ان کے قول کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دینا چاہیے۔ (نعوذ باللہ)

-3 حضرت ابوہریرہؓ قرآن مجید کے ایسے الٹے معنی کرتے تھے کہ جس سے سننے والے کو

ہنسی آتی تھی۔(نعوذ باللہ)

4- حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اس قابل بھی نہ تھے کہ وہ آنجہانی مرزا قادیانی کی جوتیوں کے تسمے کھول سکیں۔(نعوذ باللہ)

5- آنجہانی مرزا قادیانی کے پہلا خلیفہ حکیم نورالدین کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی حیثیت حاصل ہے۔(نعوذ باللہ)

6- زندہ علی (مرزا قادیانی) کی موجودگی میں مردہ علی چھوڑ دیں۔(نعوذ باللہ)

7- مرزا قادیانی اور حضرت امام حسینؓ میں بہت فرق ہے کیونکہ مرزا قادیانی کو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔(نعوذ باللہ)

8- مرزا قادیانی خدا کا کشتہ ہے اور حضرت امام حسینؓ (اسلام کے) دشمنوں کا کشتہ ہیں۔(نعوذ باللہ)

9- مرزا قادیانی کستوری کی خوشبو ہے جبکہ حضرت امام حسینؓ.......... (نعوذ باللہ)

10- مرزا قادیانی ہر وقت کربلا کی سیر کرتا ہے۔ 100 حضرت حسینؓ ہر وقت اس کی جیب میں ہیں۔(نعوذ باللہ)

11- 100 حضرت حسینؓ کی قربانی، مرزا قادیانی کی ایک گھڑی کے برابر ہے۔(نعوذ باللہ)

12- مرزا قادیانی کے مرید عبداللطیف قادیانی کی ہلاکت حضرت امام حسینؓ کی شہادت سے بڑھ کر ہے۔(نعوذ باللہ)

13- پنج تنؓ سے مراد مرزا قادیانی کی اولاد ہے۔(نعوذ باللہ)

14- مرزا قادیانی کی بیوی ام المومنین ہے۔(نعوذ باللہ)

15- مرزا قادیانی کے ساتھی صحابہ کرام ہیں۔(نعوذ باللہ)

16- اب سید صرف وہ کہلوائے گا جو مرزا قادیانی کی بیعت میں داخل ہوگا۔ پرانا رشتہ (حضور نبی کریم ﷺ کا) کام نہیں آئے گا۔(نعوذ باللہ)

اثر صحابہ کے دلوں پر کیا کہ وہ مدینہ کے بازاروں میں یہ آیت پڑھتے پھرتے تھے گویا انہی دنوں میں نازل ہوئی تھی۔ اور اسلام میں یہ اجماع تمام اجماعوں سے پہلا تھا کہ تمام نبی فوت ہو چکے ہیں۔ مگر اے مولوی صاحبان! آپ کو صحابہ کے اس اجماع سے کیا غرض۔ آپکا مذہب تو تعصب ہے نہ کہ اسلام۔

مذہب اسلام ایسے باطل عقیدوں سے دن بدن تباہ ہوتا جاتا ہے مگر آپ بالکل خوش ہیں ؎

مفتی دیں غفلت بُردہ ؛ دشمناں شاد و یار اندوہ

[معلوم ہوتا ہے کہ اس اجماع سے پہلے جو تمام انبیاء علیہم السلام کی وفات پر ہوا بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا وہ بھی اس عقیدہ سے بے خبر تھے کہ کل انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ اور اسی وجہ سے صدیق رضی اللہ عنہ کو اس آیت کے سنانے کی ضرورت پڑی اور اس آیت کے سننے کے بعد سب نے یقین کر لیا کہ تمام گذشتہ لوگ داخل قبور ہو چکے ہیں۔ اسی وجہ سے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک شعر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرثیہ میں بنایا جس میں اس نے اسی طرف اشارہ کیا ہے اور وہ یہ ہیں ؎]

كنت السواد لناظري فعمي عليك الناظر ؛ من شاء بعدك فليمت فعليك كنت احاذر

ترجمہ تو میری آنکھوں کی پتلی تھا پس میں تو تیرے مرنے سے اندھا ہو گیا۔ اب تیرے بعد جو شخص چاہے مرے (عیسیٰ ہو یا موسیٰ ہو) مجھے تو تیرے ہی مرنے کا خوف تھا۔ جزاک اللہ خیر الجزاء محبت اسی کا نام ہے۔ ✤

✤ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اس امت پر اتنا بڑا احسان ہے کہ اس کا شکر نہیں ہو سکتا اگر وہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو مسجد نبوی میں اکٹھے کر کے یہ آیت نہ سناتے کہ تمام گذشتہ نبی فوت ہو چکے ہیں تو یہ امت ہلاک ہو جاتی۔ کیونکہ ایسی صورت میں اس زمانہ کے مفسد علماء یہی کہتے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مذہب تھا کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں۔ مگر اب صدیق اکبرؓ کی آیت ممدوحہ پیش کرنے سے اس بات پر کل صحابہ کا اجماع ہو چکا کہ کل گذشتہ نبی فوت ہو چکے ہیں بلکہ

Back

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 285 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 285 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 296 پر درج ہے

جن کی درایت عمدہ نہیں تھی عیسائیوں کے اقوال سنکر جو اردگرد رہتے تھے۔ پہلے کچھ یہ
خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے جیسا کہ ابوہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا
تھا لیکن جب حضرت ابوبکر رضی کو خدا نے علم قرآن عطا کیا تھا یہ آیت پڑھی تو سب
صحابہ پر موت جمیع انبیاء ثابت ہو گئی اور وہ اس آیت سے بہت خوش ہوئے اور
ان کا وہ صدمہ جو ان کے پیارے نبی کی موت کا ان کے دل پر تھا جاتا رہا۔ اور ۱۵
مدینہ کی گلیوں اور کوچوں میں یہ آیت پڑھتے پھرتے۔ اسی تقریب پر حسان بن ثابت نے
مرثیہ کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں یہ شعر بھی بنائے۔ شعر

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِي ✦ فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ

مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ ✦ فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

یعنی تو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں کی پتلی تھا میں تو تیری جدائی سے اندھا ہو گیا اب بعد تیرے جو چاہے مرے عیسیٰ ہو یا موسیٰ مجھے تو تیری ہی موت کا ڈر تھا یعنی تیرے مرنے کے ساتھ ہم نے یقین کر لیا کہ دوسرے تمام نبی مر گئے ہمیں ان کی کچھ پروا نہیں۔ مصرعہ

عجب تھا عشق اس دل میں محبت ہو تو ایسی ہو

پھر آپ لوگ خدا تعالیٰ کو اس طرح پر جھوٹا قرار دیتے ہیں کہ خدا تو کہتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد عیسیٰ اور اس کی ماں کو ہم نے ایک ٹیلہ پر جگہ دی جس میں صاف پانی بہتا تھا یعنی چشمے جاری تھے بہت آرام کی جگہ تھی اور جنت نظیر تھی جیسا کہ فرماتا ہے وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ[1] یعنی ہم نے واقعہ صلیب کے بعد جو ایک بڑی مصیبت تھی عیسیٰ اور اس کی ماں کو ایک بڑے ٹیلہ پر جگہ دی جو بڑے آرام کی جگہ اور پانی خوشگوار تھا یعنی خطہ کشمیر۔ اب اگر آپ لوگوں کو عربی سے کچھ مس ہو تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ آوی کا لفظ اسی موقعہ پر آتا ہے کہ جب کسی مصیبت پیش آمدہ سے بچا کر پناہ دی جاتی ہے یہی محاورہ تمام قرآن شریف میں اور تمام اقوال عرب میں اور احادیث میں موجود ہے اور خدا تعالیٰ کے کلام سے ثابت ہو گیا

[1] المومنون : ۵۱

Back

الاحمدی نمبر 18 صفحہ مجموعہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 127 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ نمبر 296 پہ درج ہے

ضمیر عیسیٰ تو دوسری قرأت میں موتہم کیوں آتا؟ دیکھو تفسیر ثنائی کہ اس میں بڑے زور سے ہمارے اس بیان کی تصدیق موجود ہے اور اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ جمہور محققین کے نزدیک یہ معنے نہیں مگر صاحب تفسیر لکھتا ہے کہ ابوہریرہ فہم قرآن میں ناقص ہے اور اس کی درایت پر محدثین کو اعتراض ہے۔ ابوہریرہ میں نقل کرنے کا مادہ تھا اور درایت اور فہم سے بہت ہی کم حصہ رکھتا تھا۔ اور میں کہتا ہوں کہ اگر ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ معنے کئے ہیں تو یہ اس کی غلطی ہے جیسا کہ اور کئی مقام میں محدثین نے ثابت کیا ہے کہ جو امور فہم اور درایت کے متعلق ہیں اکثر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے سمجھنے میں ٹھوکر کھاتا ہے اور غلطی کرتا ہے۔ یہ مسلّم امر ہے کہ ایک صحابی کی رائے شرعی حجت نہیں ہو سکتی۔ شرعی حجت صرف اجماع صحابہ ہے۔ سو ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس بات پر اجماع صحابہ ہو چکا ہے کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔

اور یاد رکھنا چاہئے کہ جبکہ آیت قبل موتہ کی دوسری قرأت قبل موتہم موجود ہے جو بموجب اصول محدثین کے حکم صحیح حدیث کا رکھتی ہے یعنی ایسی حدیث جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تو اس صورت میں محض ابوہریرہ کا اپنا قول رد کرنے کے لائق ہے کیونکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مقابل پر ہے اور لغو ہے اور اس پر اصرار کرنا کفر تک پہنچا سکتا ہے اور پھر صرف اسی قدر نہیں بلکہ ابوہریرہ کے قول سے قرآن شریف کا باطل ہونا لازم آتا ہے کیونکہ قرآن شریف تو جابجا فرماتا ہے کہ یہود و نصاریٰ قیامت تک رہیں گے ان کا بکلی استیصال نہیں ہوگا اور ابوہریرہ کہتا ہے کہ یہود کا استیصال بکلی ہو جائے گا اور یہ سراسر مخالف قرآن شریف ہے جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہئے کہ ابوہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے بلکہ چونکہ قرأت ثانی حسب اصول محدثین بجائے حدیث صحیح کے حکم رکھتی ہے اور جگہ آیت قبل موتہ کی دوسری قرأت قبل موتہم موجود ہے جس کو حدیث صحیح سمجھنا چاہئے اس صورت میں ابوہریرہ کا قول قرآن اور حدیث دونوں کے مخالف ہے۔ ولا شک انہ باطل ومن تبعہ فانہ سفیہ بطال۔

Back

پیش کرکے غلطی دور کر دی تھی اور اسلام میں یہ پہلا اجماع تھا کہ سب نبی فوت ہو چکے ہیں۔

غرض اس قصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض کم تدبّر کرنے والے صحابی جن کی درایت اچھی نہیں تھی (جیسے ابوہریرہ) وہ اپنی غلط فہمی سے عیسیٰ موعود کے آنے کی پیشگوئی پر نظر ڈال کر یہ خیال کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ ہی آجائیں گے۔ جیسا کہ ابتدا میں ابوہریرہ کو یہی دھوکہ لگا ہوا تھا اور اکثر باتوں میں ابوہریرہ بوجہ اپنی سادگی اور کمی درایت کے ایسے دھوکوں میں پڑ جایا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک صحابی کے آگ میں پڑ جانے کی پیشگوئی میں بھی اسکو یہی دھوکہ لگا تھا اور آیت وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ[۱] کے ایسے لغو معنی کرتا تھا جس سے سُننے والے کو ہنسی آتی تھی کیونکہ وہ اس آیت سے ثابت کرنا چاہتا تھا کہ حضرت عیسیٰ کی موت سے پہلے سب اُن پر ایمان لے آئیں گے۔ حالانکہ دوسری قرأت اس آیت میں بجائے قَبْلَ مَوْتِهٖ کے قَبْلَ مَوْتِهِمْ موجود ہے اور یہ عقیدہ کھلے طور پر قرآن شریف کے مخالف ہے کہ کوئی زمانہ ایسا بھی آئیگا کہ سب لوگ حضرت عیسیٰ کو قبول کر لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔

يٰعِيْسٰۤى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ[۲]۔ یعنی اے عیسیٰ میں تجھے موت دُونگا اور پھر موت کے بعد مومنوں کی طرح اپنی طرف تجھے اُٹھاؤنگا اور پھر تمام تہمتوں سے تجھے بری کرونگا اور پھر قیامت تک تیرے متبعین کو تیرے مخالفوں پر غالب رکھونگا۔ اب ظاہر ہے کہ اگر قیامت سے پہلے تمام لوگ حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آئیں گے تو پھر وہ کونسے مخالف ہیں جو قیامت تک رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک اور مقام میں فرماتا ہے

وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ[۳]۔ یعنی یہود اور نصاریٰ میں قیامت تک عداوت رہیگی۔ پس ظاہر ہے کہ اگر تمام یہود قیامت سے پہلے ہی حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آوینگے تو قیامت تک عداوت رکھنے والا کون رہیگا۔

[۱] النساء: ۱۶۰ [۲] آل عمران: ۵۶ [۳] المائدة: ۶۵

Back

حقیقۃ الوحی صفحہ 34 منجملہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 36 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 297 پہ درج ہے

مولوی عبداللہ غزنوی سے بہتر سمجھیں گا اور سمجھتا ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ ان کو وہ نشان دکھلاتا ہے کہ جو مولوی عبداللہ صاحب نے نہیں دیکھے اور ان کو وہ معارف سمجھاتا ہے جن کی مولوی عبداللہ کو کچھ بھی خبر نہیں تھی اور انہوں نے اپنی خوش قسمتی سے مسیح موعود کو پایا اور اُسے قبول کیا مگر مولوی عبداللہ اس نعمت سے محروم گذر گئے۔ آپ میری نسبت کیسا ہی بدگمان کریں اس کا فیصلہ تو خدا تعالیٰ کے پاس ہے لیکن میں بار بار کہتا ہوں کہ میں مہدی ہوں اور اس مُہد میں میرا پودہ لگایا گیا ہے جس نور کا وارث مہدی آخر زمان چاہئے تھا۔ میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عطا کی تقسیم ہے اگر کوئی بخل سے مر بھی جائے تو اس کو کیا پرواہ ہے اور جو شخص مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کے ذکر پر مجھ سے ناراض ہوتا ہے اس کو ذرہ خدا سے شرم کرکے اپنے نفس سے یہی سوال کرنا چاہیئے کہ کیا یہ عبداللہ اس مہدی و مسیح موعود کے درجہ پر ہو سکتا ہے جس کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا اور فرمایا کہ خوش قسمت ہے وہ اُمت جو دو ایسوں کے اندر ہے ایک میں جو خاتم الانبیاء ہوں اور ایک مسیح موعود جو ولایت کے تمام کمالات کو ختم کرتا ہے اور فرمایا کہ یہی لوگ ہیں جو نجات پائیں گے۔ اب غور کیجئے کہ جو شخص مسیح موعود سے کنارہ کرکے عبداللہ غزنوی کی وجہ سے اس سے ناراض ہوتا ہے اس کا کیا حال ہے۔ کیا سچ نہیں ہے کہ تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے صلحاء اور اولیاء اور ابدال اور قطبوں اور غوثوں میں سے کوئی بھی مسیح موعود کی شان اور مرتبہ کو نہیں پہنچتا۔ پھر اگر یہ سچ ہے تو آپ کا مسیح موعود کے مقابل پر مولوی عبداللہ غزنوی کا ذکر کرنا اور بار بار یہ شکایت کرنا کہ عبداللہ کے حق میں یہ کہا ہے۔ کس قدر خدا تعالیٰ کے احکام اور اس کے رسول کریمؐ کی وصیتوں سے لاپروائی ہے۔ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی تھی کہ عبداللہ غزنی سے نکالا جائے گا اور پنجاب میں آئے گا اس کو تم مان لینا اور میرا سلام اس کو پہنچانا! یا یہ نصیحت فرمائی تھی کہ غلبہ صلیب کے وقت مسیح موعود ظاہر ہوگا اور وہ نبیوں کی شان لے کر آئے گا اور خدا اس کے ہاتھ پر صلیبی مذہب کو شکست دے گا اس کی نافرمانی نہ کرنا اور اس کو میری طرف سے پہنچانا؟ اور اگر یہ ہو کہ وہ آ کر نصاریٰ سے لڑے گا اور ان کی صلیبوں کو توڑے گا اور ان کے خنزیروں کو قتل کرے گا تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ علماء اسلام کی غلطیاں ہیں بلکہ ضرور تھا کہ مسیح موعود نرمی اور صلحکاری کے ساتھ آتا اور صحیح بخاری میں بھی لکھا ہے کہ مسیح موعود جنگ نہیں کرے گا اور نہ تلوار اٹھائے گا بلکہ اس کا حربہ آسمانی حربہ ہوگا اور اس کی تلوار دلائل قاطعہ ہوگی۔ سو وہ اپنے وقت پر آ چکا۔ اب کسی فرضی مہدی اور فرضی مسیح موعود کی انتظار کرنا اور خونریزی کے زمانہ کا منتظر رہنا سراسر کوتہ فہمی کا نتیجہ ہے جو خدا نے میرے ہاتھ پر بہت سے نشان دکھلائے اور وہ ایسے یقینی طور پر ظاہر ہوئے کہ تیرہ سو برس کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 396، طبع جدید، از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 297 پر درج ہے

Back

کی زندگی میں تو کسی نے کبھی یہ نہ کہا تھا کہ ہم بھی درحقیقت حضرت صاحب کو نبی اللہ اور رسول اللہ جانتے اور مانتے ہیں کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب انجام آتھم میں ایسے خیالات کی تردید فرمائی ہے۔ صاحب انصاف طلب ...... یاد رکھیں ...... نبوت کا دعویٰ صفحہ ۲۷ پر کہ مسلمانوں کو کافر کہنا دیانت نہیں اور پھر دوسری طرف اس خیال سے بیرونی جماعت ظاہر کرتے ہیں کہ گویا میری جماعت درحقیقت مجھے رسول اللہ جانتی ہے اور گویا میں نے درحقیقت نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ مگر اکمل صاحب کو یہ بات سوجھی ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہوں تو پھر دوسری طرف ایسے غلط ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں نبوت کا مدعی ہوں اور اگر وہ بلا شرم ہے تو پھر پہلا سلسلہ غلط ہے جیسے ظاہر کیا گیا کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن شریف کو مانتا ہوں کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعوے کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے! اور کیا ایسا شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت صلعم کے بعد رسول اور نبی ہوں حاشا کلا۔ حضرت اقدس کی یہ تعلیم اکمل صاحب کو یہ جرأت دلاتی ہے کہ ایسے اشعار کہیں جس میں قرآن مجید میں لکھا ہے فلا تطع المکذبین ودّوا لو تدھن فیدھنون اسلئے حضرت کی خواہش اور طمع اور ملامت سے بچنے کی امید مجھے یہ کہنا حق لکھنے سے باز نہیں رکھ سکتی نہ مداہنت کر کے جھوٹی تعریف کی تمنا میرے دل میں پیدا ہو سکتی ہے مجھے کمال درجہ مسیح موعود علیہ السلام سے خاص محبت اور عاشقانہ تعلق تھا مجھے اس وقت بھی تمام خاندان مسیح موعود کے ساتھ دلی ارادت ہے اور میں ان سب کی کفش برداری اپنا فخر سمجھتا ہوں۔ مجھے اس خاندان کی طفیل سے بڑے بڑے فیض ہوئے ہیں میں ان کے احسانات کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا میرا ایک کہنا ہے جو اس وقت مولوی فاضل ... ہیں اور اہل بیت مسیح موعود کے خاص ... ایک دفعہ فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت تو پیشگوئیاں نہیں جتنی کہ مسیح موعود کی ہیں پھر انہوں نے ایک لڑکی ... بلا کر ابو بکر و عمر بنا گئے وہ تو حضرت غلام احمد کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔ ان فقروں نے مجھے بیتاب کر دیا اور ان کے سننے سے مجھے ایسی تکلیف ہوئی کہ میری نظر میں جو عزت اور حرمت اہل بیت مسیح موعود میں سے پہلے ان کی نسبت تھی سب جاتی رہی اور اس وقت مجھے بقول شخصے یہ شعر یاد آگیا ؎

چو کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی ۔ راقم [illegible]

Back

یہ حوالہ صفحہ 297 پر درج ہے	قادیانی ماہنامہ المہدی بابت ماہ جنوری، فروری 1915ء نمبر 3/2 صفحہ 157 مطبوعہ انجمن اشاعت اسلام

کیونکہ وہ اندر جہاں بحث ہوتا تھا کوٹھی کے صحن میں پر بحث دیکھے جاتے تھے اور صرف بحث والے اندر جانے
پاتے تھے میں بچہ ہی تھا اور ساتھ چلا گیا تھا مگر کوئی میرا خالہ زاد بھائی بھی ہمراہ تھا۔ ہم نے حضرت صاحب
سے کہا کہ ہم بھی اندر چلیں گے۔ اس وقت گو بحث پورے ہو چکے تھے۔ اور ہم مباحثہ کو کسی طرح بھی نہ
دیکھ سکتے تھے مگر حضرت صاحب نے ہماری درخواست پر ایک آدمی ڈپٹی عبداللہ آتھم یا پادری مارٹن کلارک
کے پاس بھیجا کہ ہمارے ہمراہ دو لڑکے آگئے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو ہم ان کو اپنے ہمراہ لے آئیں
انہوں نے اجازت دیدی اور ہم سب کے ساتھ اندر چلے گئے کوئی اور ہوتا تو ہم کو واپس گھر بھیج دیتا کہ
تمہارا یہاں کوئی کام نہیں مگر حضرت صاحب ہی کی دلداری تھی جو آپ نے ایسا کیا۔

۵۴۴ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھ سے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے بیان کیا
ہے کہ جب حضرت صاحب آخری سفر میں لاہور تشریف لے جانے لگے تو آپ نے ان سے کہا کہ مجھے ایک
کام درپیش ہے دعا کرو اور اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔ مبارکہ بیگم نے خواب دیکھا کہ وہ چوبارہ
پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نورالدین صاحب ایک کتاب لئے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس
کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اور میں ابوبکر ہوں۔ دوسرے دن صبح مبارکہ بیگم
سے حضرت صاحب نے پوچھا کہ کیا کوئی خواب دیکھا ہے؟ مبارکہ بیگم نے یہ خواب سنائی تو حضرت صاحب
نے فرمایا یہ خواب اپنی اماں کو نہ سنانا۔ مبارکہ بیگم کہتی ہیں کہ اس وقت میں نہیں سمجھی تھی کہ اس سے کیا
مراد ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ خواب بہت واضح ہے اور اس سے یہ مراد تھی کہ حضرت صاحب کی وفات
کا وقت آن پہنچا ہے اور یہ کہ آپ کے بعد حضرت مولوی صاحب خلیفہ ہوں گے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے
کہ اس وقت ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ کی عمر گیارہ سال کی تھی۔ دوسری روایتوں سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت
صاحب اس سفر پر تشریف لے جاتے ہوئے بہت متامل تھے کیونکہ حضور کو یہ احساس ہو چکا تھا کہ اسی
سفر میں آپ کو سفر آخرت پیش آنے والا ہے۔ مگر حضور نے سوائے اشارے کنایہ کے اس کا اظہار
نہیں فرمایا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ ہماری ہمشیرہ کا یہ خواب غیر مبایعین کے خلاف بھی حجت ہے
کیونکہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کی طرف صریح اشارہ ہے۔

۵۴۵ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا

سیرت المہدی جلد سوئم صفحہ 37 از مرزا بشیر احمد ایم اے	یہ حوالہ صفحہ 298,297 پر درج ہے

Back

میں تو یہ بھی کہتا ہوں کہ جس طرح آریہ جھک گئے بہت سے مسلمان ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ کامل حجت خود مکمل کرے گا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر لوگ اسلام ہی کے ساتھ یہ اس قدر محبت کا ثبوت دیتے ہیں تو ان کو بھی ان کی ہے محبت ضروری ظاہر کریں۔

جب ہم ایسے لوگوں سے سوال کرتے ہیں تو پھر کہتے ہیں کہ ہم نے ایسے اعتراض کیا جس کا جواب ہو ہی نہیں سکتا اور بعض ایسے مشتبہ دیتے پھرتے ہیں۔ مگر ہم ایسی باتوں کی کیا پروا کر سکتے ہیں۔ ہم کو اپنا کام کرنا ہے جو ہمارا کام ہے۔ اس لیے ہم کو پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔[۱]

۱۸؍ دسمبر ۱۹۰۱ء

ایک الہام اور اپنی وحی پر یقین

فرمایا: کل رات میری ٹانگ کے پہلے میں درد تھا اور اس شدت کے ساتھ درد تھا کہ بے خیال آتا تھا کہ رات کیونکر بسر ہوگی۔ آخر خدا کی طرف توجہ کی اور الہام ہوا۔ ... اور سلامتی کا لفظ ابھی ختم ہونے نہ پایا تھا کہ شفا ہو گئی بلکہ ایسا کہ گویا درد ہی نہیں تھا۔

نیز فرمایا کہ:

"ہم کو اپنے خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے اس قدر یقین اور علی وجہ البصیرت یقین ہے کہ بیت اللہ میں کھڑا کر کے جس قسم کی چاہو قسم دے دو۔ بلکہ میرا تو یقین یہاں تک ہے کہ اگر میں اس بات کا انکار کروں یا وہم بھی کروں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو معاً کافر ہو جاؤں۔"[۲]

۲۳؍ دسمبر ۱۹۰۱ء

نصرتِ الٰہی فیصلہ کن ہوتی ہے

الٰہی بخش لاہوری مخالف کی کتاب عصائے موسیٰ تمام و کمال پڑھ کر حضرت اقدسؑ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کی لغویات کو چھوڑ کر چند گھنٹوں کا کام ہے اس کا جواب دے دینا ممکن ہے

۱۔ الحکم جلد ۵ نمبر ۴۷ صفحہ ۱۰ مورخہ ۲۴؍ دسمبر ۱۹۰۱ء

۲۔ الحکم جلد ۵ نمبر ۴۸ صفحہ ۹ مورخہ ۳۱؍ دسمبر ۱۹۰۱ء

إليك أرد ما كمدي رددتُ كلّها — وما أنا إلا مثل ذرّ يُعفَّر

یہ تیری طرف سے تمام آنسوؤں کو رد کرتا ہوں ... اور میں کیا ہوں صرف ایک ذرہ کی طرح خاک میں ملا ہوا ہوں

وقالوا على الحسنين فضّل نفسه — أقول نعم والله ربي سيظهر

اور انہوں نے کہا کہ اس شخص نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا — میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا

ولو كنتُ كذّابًا لما كنت بعده — كمثل يهودي ومن يتنصّر

اور اگر میں جھوٹا ہوتا تو پھر اس کے بعد — میں ایک یہودی اور عیسائی کی طرح ہوتا

ولكنني من أمر ربي خليفة — مسيحٌ صحيحٌ وعدنا فتفكروا

مگر میں اپنے خدا کے حکم سے خلیفہ — اور مسیح موعود ہوں جب تم سوچو

فما شأن موعودٍ وما فيه عندكم — هو القول قول نبينا فتدبروا

پس کیا مسیح موعود کی کیا شان ہے اور تمہارے نزدیک — یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا قول ہے

حديثٌ صحيحٌ عندكم تقرؤونه — فلا تكتموا ما تعلمون وأظهروا

تمہارے ہاں ایک صحیح حدیث ہے جس کو تم پڑھتے ہو — پس جو کچھ جانتے ہو اس کو چھپاؤ مت اور ظاہر کرو

ومن يكتمنْ شهادةً كان عنده — فسوف يرى تعذيب نارٍ تسعّر

اور جو شخص اس گواہی کو چھپاتا ہے جو اس کے پاس ہے — پس عنقریب آگ کا عذاب دیکھے گا جو بھڑکائی جائے گی

فلا تجعلوا أكذابًا عليكم عقوبة — ودعْ يا ثناء الله قولًا تُزوّر

پس تم جھوٹ کو اپنے لئے وبال کا ذریعہ مت ٹھہراؤ — اور اے ثناء اللہ تو جھوٹ بولنا چھوڑ دے

تركتَ طريق كرام قومٍ وخُلقهم — عجبتُ بمدّ علمك ما تحقّر

تو نے شریفوں کے خلق اور طریق کو چھوڑ دیا — میں تعجب کرتا ہوں ... تو تحقیر کرتا ہے

وشتّان ما بين الكرام وبينكم — وإنّ الفتى يخشى الحسيب ويحذر

اور کہاں شریف اور کہاں تم لوگ — جوان مرد خدا سے ڈرتا ہے اور پرہیز کرتا ہے

تركناك حتى قيل لا يعرف القرا — فجئتَ خصيمًا أيها المستكبر

ہم نے تجھ کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ کہا گیا کہ ... پس تو خود مقابلہ کے لئے آیا اے متکبر۔

اعجاز احمدی صفحہ 52 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 164 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 298 پر درج ہے

Back

تکاد السمٰوٰت العُلٰی من کلامکم ۔ تفطّرن لولا وقتہا متقرّر

قریب ہے کہ آسمان تمہاری کلام سے ۔ پھٹ جائیں اگر ان کے پھٹنے کا وقت مقرر نہ ہو

أکان حسین افضل الرسل کلہم ۔ أکان شفیع الانبیاء ومُؤثّر

کیا حسین تمام نبیوں سے بڑھ کر تھا۔ ۔ کیا وہی نبیوں کا شفیع اور سب سے برگزیدہ تھا۔

الا لعنۃ اللّٰہ الغیور علی الذی ۔ یمین باطراء ولا یتبصّر ۲۹

خبردار ہو کہ خدائے غیور کی لعنت اس شخص پر ہے ۔ جو مبالغہ آمیز باتوں سے جھوٹ بولتا ہے اور نہیں دیکھتا

واما مقامی فاعلموا ان خالقی ۔ یحمدنی من عرشہ ویوقّر

اور میرا مقام یہ ہے کہ میرا خدا ۔ عرش پر سے میری تعریف کرتا ہے اور عزت دیتا ہے

لنا جنّۃ سُبل الھُدٰی ازھارھا ۔ نسیم الصبا من شانہا تتحیّر

ہمارے لئے ایک بہشت ہے کہ ہدایت کی راہیں اس کے شگوفے ہیں ۔ اور نسیم صبا اس کی شان سے حیران ہو رہی ہے۔

تکدّر ماء السابقین وعیننا ۔ الی آخر الایام لا تتکدّر

پہلوں کا پانی گدلا ہو گیا ۔ اور ہمارا پانی اخیر زمانہ تک گدلا نہیں ہوگا۔

رأینا وانتم تذکرون رواتکم ۔ وھل من نقول عند عین تبصّر

ہم نے دیکھ لیا اور تم اپنے راویوں کا ذکر کرتے ہو۔ ۔ اور کیا نقلیں دیکھنے کے مقابل پر کچھ چیز ہیں۔

وشتّان ما بینی وبین حسینکم ۔ فانی أؤیّد کل آن وأنصر

اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔ ۔ کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔

واما حسین فاذکروا دشت کربلا ۔ الی ھذہ الایام تبکون فانظروا

مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کر لو۔ ۔ اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو۔

وانی بفضل اللّٰہ فی حجر خالقی ۔ أُربّٰی وأُعصم من لئام تنمّروا

اور میں خدا کے فضل سے اس کے کنار عاطفت میں پرورش پا رہا ہوں اور ہمیشہ لئیموں کے حملہ سے جو پلنگ صورت ہیں بچایا جاتا ہوں۔

ولن یأتنی الاعداء بالسیف والقنا ۔ فو اللّٰہ انی أحفظن واظفر

اور اگر دشمن تلوار اور نیزوں کے ساتھ میرے پاس آئیں ۔ پس بخدا میں بچایا جاؤں گا اور مجھے فتح ملے گی۔

اعجاز احمدی صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 181 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 298 پر درج ہے

Back

ويوم فعلتم ما فعلتم بغدركم — باخ الحسين وولده اذ اُحصروا
اور جبکہ تم نے دغا کا کام کیا جو کیا حسین کے بھائی مسلم کے ساتھ اور اس کی اولاد کے ساتھ جب محصور کئے گئے

فظل الاساری یلعنون وفاءكم — فررتم واهل البيت اوذوا ودمّروا
پس قیدی یعنی اہل بیت تمہاری وفا پر لعنت کرتے تھے — تم بھاگ گئے اور اہل بیت دکھ دیئے گئے اور قتل کئے گئے

هناك تراءى عجز من تحسبونه — شفيع النبي محمدٍ فتفكروا
تب عجز اس شخص کا یعنی حسین کا ظاہر ہو گیا۔ — جس کو تم گمان کرتے ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی شفیع ہے پس سوچ لو

زعمتم حسينًا انه سيد الورى — وكل نبي منه ينجو ويغفر
تم گمان کرتے ہو کہ حسین تمام مخلوق کا سردار ہے۔ — اور ہر ایک نبی اس کی شفاعت سے نجات پائیگا اور بخشا جائیگا

فان كان هذا الشرك في الدين جائزا — فما الرسل رسل الله في الناس بعثروا
پس اگر یہ شرک دین میں جائز ہوتا۔ — تو تمام پیغمبر کس لئے لوگوں پر مبعوث کئے جاتے۔

وذلك بهتان وتوهين شانهم — لك الويل يا غول الفلا كيف تجسر
اور یہ بہتان ہے اور انبیاء علیہم السلام کی کسر شان ہے — اے جنگلوں کے غول تجھ پر واویلا ہے تو کیا دلیری کرتا ہے

طلبتم فلاحًا من قتيل مخيّبة — فخيّبكم رب غيور مُتبِّرُ
تم نے اس کشتہ سے نجات چاہی کہ جو نومیدی سے مر گیا — پس تم کو خدائے غیور نے نومید کیا جو ہلاک کرنے والا ہے

ووالله ليست فيه مني زيادة — وعندي شهادات من الله فانظروا
اور بخدا اسے مجھ سے کچھ زیادت نہیں۔ — اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو

واني قتيل الحب لكن حسينكم — قتيل العدا فالفرق اجلى واظهر
اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین — دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے

حدرنا سفاسكم الى اسفل الثرى — واوثانكم في كل وقت تكسر
ہم نے تمہاری کشتیاں تحت الثری کی طرف اتار دیں — اور تمہارے بت ہر وقت ٹوٹ رہے ہیں۔

ووالله ان الدهر في كل وقته — نصيح لكم في شمه لا يقصّر
اور بخدا کہ زمانہ اپنے ہر ایک وقت میں — تمہیں نصیحت کر رہا ہے اور نصیحت میں کچھ قصور نہیں کرتا

اعجاز احمدی صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 193 از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 299 پہ درج ہے

Back

تناهى لسان الناس عن ذات جُشمهم
تمام لوگوں نے بدزبانی کی عادت چھوڑ دی۔

ويقولكم يجرى ولا يتحسّر
اور تمہاری زبان ابھی تک لعنت بھیجنے پر جاری ہے اور نہیں تھکتی۔

اشعتم طريق اللعن في اهل سنّة
تم نے لعنت بازی کو اپنی سنت بنا لیا [illegible]

فاجروا لطريقتكم فان شئتم اطرحوا
پس انہوں نے بھی یہ طریق جاری کر دیا اگر چاہو تو چھوڑ دو

فيا ليت متّم قبل تلك الطرائق
پس کاش تم ان تمام طریقوں سے پہلے ہی مر جاتے۔

ولم يك دين الله منكم يغيّر
اور خدا کا دین تمہارے سبب سے تباہ نہ ہوتا

جعلتم حسينا افضل الرسل كلّهم
تم نے حسین کو تمام انبیاء سے افضل ٹھہرا دیا

وجزتم حدود الصدق والله ينظر
اور سچائی کی حدوں سے آگے گذر گئے۔

وعند النوائب والاذى تذكرونه
اور مصیبتوں اور دکھوں کے وقت تم اس کو یاد کرتے تھے

كأن حسينا ربكم يا مزوّر
گویا حسین تمہارا رب ہے، اے جھوٹ بنانے والو

وخرّت له لما ركم مثل ساجد[^1]
اور تمہارے علماء سجدہ کرنے والوں کی طرح جھک گئے

فما جرم قوم اشركوا او تنصّروا
پس اب مشرکوں یا نصرانیوں کا کیا گناہ ہے۔

نسيتم جلال الله والمجد والعلى
تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔

وما وردكم الا حسين أتنكر
اور تمہارا ورد صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے۔

فهذا على الاسلام احدى المصائب
پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔

لدى نفحات المسك قذرٌ مقنطر
کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔

وان كان هذا الشرك في الدين جائزا
اور اگر شرک دین میں جائز ہے۔

فبالغوا رسل الله في الناس بعثروا
پس خدا کے پیغمبر بیہودہ طور پر لوگوں میں بھیجے گئے

واتى صلاح ساق جند نبيّنا
[illegible]

الى حرب حزب المشركين فدمّروا
مشرکوں کی لڑائی کے مقابل پر پس ان کو ہلاک کیا۔

[^1]: حاشیہ۔ یہاں شرک سے مطلب یہ ہے کہ جیسا کہ شرک جانتے تھے [illegible] معبودوں کی حاجتیں [illegible] کی طرح [illegible] تھے مسلمانوں کو قتل کرنا شروع کر دیا [illegible] مسلمانوں کی اجازت ہوئی [illegible] مشرکوں کا

اعجاز احمدی صفحہ 82 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 194 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 299 پہ درج ہے

Back

ص۹۹

آنچناں عشق تیز مرکب ساند   کز آں دشت خشک ہیچ نماند
کشتۂ دلبرے کہ آوارے   آتشے بیکرد زنگ از تن ما

پند عشق و بس ز بوالہوسے   قصہ کوتاہ کرد آں نفسے
آں شنائے تیغ کہ گوش شنید   کرد کارے و غیر حق ببرید

رفتہ بیروں ز حلقۂ تقلید   دل بدیدہ بجز آں دلدار
پاک گشتہ ز لوث ہستی خویش   ہستی از حضرت بری خویش

آنچناں یار را کشادہ است   کرد نامہ ہمہ بپرداخت
قد منزہ نہادہ با جہدم   کم بیادش ز فرق تا بقدم

شکر دلبر بقتلش او گشتہ   ہمہ دلبر برائے او گشتہ
سوختہ ہر ز عشق کہنہ دلدار   دو خرہ چشم دل ز غیر نگاہ

دل و جاں بر رخش فدا کردہ   وصل او را بدل عطا کردہ
مرشدہ خویشتن فنا کردہ   عشق بر شیدہ کار ہا کردہ

از خودی ہائے خود فتادہ جدا   سیل پر زور عشق برد از جا
آنکہ ہیچ ز سود و لستاں نکند   دل بپایش نہاد و جاں آمد

عشق دلبر بعشق او بابید   جہت کت بجسے لو بابید
از بیچنگ شد نگفتہ ے   وصل یار او بہست گشتہ

ہر نفسے بیکے سبب دارد   ہستی کو بدل الطلب دارد
پس چنیں شد ز شرم مختبلہ   کہ ز شد ہم از خودی کنار

ایں بیسترے شود ز نہاد   بجز کسی ہائے دلبر دلدار
عشق کہ ند نتیلہ از دیدار   سیر گرد بر غیر دل گفتار

بالخصوص آنکسی کہ از دلدار   خاصیت ہمہ داد ایں اسرار
کشتہ او بیکسے دو دستہ ہر او   بی آستاں او ہم ملن شمار

ہر زمانے قتیل تازہ بخواست   غازۂ روئے او بچشم است
ایں سعادت چو بود قسمت ما   رفتہ رفتہ رسید نوبت ما

کربلائیست سیر ہر آنم   صد حسین است در گریبانم
آدمم نیز احمد مختار   در برم جامۂ ہمہ ابرار

کارہائے کہ کرد با من یار   برتر از فہم عقل و اظہار
آنچہ داد است ہر نبی را جام   داد آں جام را مرا بتمام

دل من بودہ منتسب خود را   خود مرا شد بحق جدا گستاخ
ولی او را عجب اثر دیدم   کشتہ آں چو آں قمر دیدم

دیدم از خلق رنج و کیں باشد   آنچہ پیر است خیلی التفات
دیدم از جہر خلق جلوہ ید   کار دیگر برامد از یک کار

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا   بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآں منزہ اش دانم   از خطاہا ہمیں است ایمانم

من خدا را بجد شناختہ ام   دل بعشقش گداختہ ام
ایں نشانہاست ایں کلام مجید   از دہان خدائے پاک و وحید

آنچہ بر من عیاں شد از دادار   آفتابے است بامداد و نہار
ایں خلافت مسیح بادہ بہم   بجہد کرم ہمانہ تا ہم

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے   من بعرفاں نہ کمترم ز کسے
وارث مصطفیٰ شدم بہ یقیں   شدہ رنگیں برنگ یار حسیں

آں یقینے کہ بود عیسیٰ را   بر کلامے کہ شد بروے القا
واں یقین کلیم بر تورات   واں یقینہائے سید السادات

یہ حوالہ صفحہ 299 پر درج ہے	نزول المسیح صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477 از مرزا قادیانی

[illegible]

خطبہ مرزا بشیر الدین محمود منجانب روزنامہ الفضل قادیان شمارہ نمبر 80 جلد نمبر 13 - 28 اپریل 1926ء	یہ عکس صفحہ نمبر 300، 301 پر موجود ہے

Back

۱۳ یہ خدا کا کلام ہے اِس کے یہ معنے ہیں کہ اے جو مخلوقات کے لئے مسیح کر کے بھیجا گیا ہے۔
ہماری اِس مہلک بیماری کیلئے شفاعت کر۔ تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے بجز اس
مسیح کے اور کوئی شفیع نہیں باستثناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ شفیع آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں بلکہ اسکی شفاعت درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی
شفاعت ہے۔ اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے
جو اُس مسیح سے بڑھکر ہے۔ اور اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے
کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اُس حسین سے بڑھکر ہے۔ اور اگر میں اپنی
طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میں ساتھ اس کے خدا کی گواہی
رکھتا ہوں تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اُس سے لڑنے والے ٹھہرو۔
اب میری طرف دوڑو کہ وقت ہے کہ جو شخص اسوقت میری طرف دوڑتا ہے میں اسکو
اس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے
نہیں مانتا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہے اور کوئی بچنے کا
سامان اُسکے پاس نہیں۔ سچا شفیع میں ہوں جو اُس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اُس کا
ظِلّ جس کو اِس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اُسکی بہت ہی تحقیر کی یعنی حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اِس لئے خدا نے اِسوقت اِس گناہ کا ایک ہی لفظ کے ساتھ
پادریوں سے بدلہ لے لیا کیونکہ عیسائی مشنریوں نے عیسیٰ بن مریم کو خدا بنایا اور ہمارے
سیّد و مولیٰ حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بدزبانی کی کتابوں سے زمین کو نجس کر دیا اِس لئے
اُس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اِس اُمّت میں سے مسیح موعود بھیجا۔
جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے اور اُس نے اِس دوسرے
۱۴ مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمد کے
ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنے وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت

دافع البلاء صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 301 پر درج ہے

Back

قیامت (المائدۃ ۱۰۶) اور انجیل کی کتابوں میں یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخر الزماں کسی کے ہاتھ سے قتل
نہ ہوگا اور ان کے مخالفوں کا استیصال خدا تعالیٰ کی کتاب سے ثابت ہوتا ہے جیسے خدا تعالیٰ کی پاک کتاب
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عصمت کا وعدہ دیا گیا تھا امام حسین سے کہیں وعدہ نہیں کیا گیا کہ تم سب
قتل سے محفوظ رکھے جاؤ گے [illegible] سے ان کی یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ تمام امت
سے افضل ہیں اور اگر ان کا کوئی ایسا دعویٰ ہوتا تب بھی ماننے کے قابل نہ تھا کیونکہ قرآن شریف کے
برخلاف تھا امام حسین کی شہادت سے بڑھ کر حضرت مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادت ہے،
جنہوں نے صدق اور وفا کا نمونہ دکھایا [illegible] کا قتل شدید پر استقامت دکھاتے
گئے خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ لوگ [illegible] تب [illegible] کیا [illegible] مجھے امام کہا ہے [illegible]
[illegible] اگر [illegible] ایک طرف ہو [illegible] ایک طرف [illegible]
تب بھی خدا تعالیٰ کے کلام کے بالمقابل کسی کا کلام نہیں ہو سکتا اگر امام حسین کو یہ وحی ہوتی کہ وہ
قیامت تک سب سے افضل ہیں تو دوسری وحی اسی خدا نے اس کے برخلاف کیسے کس طرح کر دی مگر
یہ وحی شیطانی ہے تو ان بات خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت اس کے ساتھ کیوں ہے۔ عجیب خدا ہے
جو کسی کو تیس سال سے مفتری کر [illegible] اور اس کے سلسلہ کو ترقی دیتا ہے اور اس
کے مخالفوں کو ہلاک کرتا ہے اسی طرح [illegible] کی صداقت پر شبہ پڑ سکتا ہے [illegible]
کی ایک [illegible] کب [illegible] اختیار کر سکتا ہے [illegible] ہمیشہ منتظر
رہتے ہیں کہ [illegible] سب ہلاک ہو جاوے گا مگر ہر دفعہ ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے ہر طرح
[illegible] ان کی [illegible] ہیں [illegible] کے فتوے دیتے ہیں [illegible] کے
مقدمات بناتے ہیں مگر خدا تعالیٰ ہمارا [illegible] کی افترا پردازی کرتا ہے ہماری دشمنی کے
سبب ان کی شریعت بھی بدل گئی خدا تعالیٰ جو صادق کا مددگار ہوا کرتا تھا اب ان کے نزدیک کاذب
کا مددگار ہو [illegible] کہاں سے لاوے گی معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ [illegible]
[illegible] کے [illegible] صادق کے لئے ایک امر [illegible] ہوتا ہے
اگر یہ نہیں تو انبیاء کی صداقت مشتبہ ہو جاتی ہے

لے بدر جلد ۱ نمبر ۲۴ صفحہ ۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۳ء
نیز الحکم جلد ۷ نمبر ۳۴ صفحہ ۵ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۳ء

مخلص اور انعام تو ہو چکا ہے۔ یہ اس لیے کہ اس نے تقویٰ کو حاصل کر لیا۔ بڑی خوش قسمتی ہے کہ انسان کو متقی تو
پر معلوم ہو جاوے کہ خدا ہے۔

جس قدر جرائم، معاصی اور غفلت وغیرہ ہوتی ہے ان سب کی جڑ خدا شناسی میں نقص ہے۔ اسی نقص کی وجہ سے گناہ میں دلیری ہوتی ہے۔ بدی کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ اور آخرکار بدچلنی کی وجہ سے آتشک کی نوبت آتی ہے پھر اس سے جذام ہوتا ہے جس سے نوبت موت تک پہنچتی ہے۔ حالانکہ اگر بدکار آدمی بدکاری کے وقت سوال کرے تو خدا تعالیٰ سے طاقت اور طریق سے دے دیگا یا اس کے جائز وسائل بہم پہنچاوے گا۔ مثلاً اگر بدچلن اور چوری کرنے والا ترک کرے تو خدا تعالیٰ اسے مقدر رزق ایسے طریق سے دیوے گا کہ حلال ہو اور حرام کا ذرا دخل نہ ہو۔ نکرے تو خدا تعالیٰ نے اس پر حلال حقوق کا دروازہ بند نہیں کر دیا۔ اسی لیے بدنظری اور بدکاری سے بچنے کے لیے ہم نے اپنی جماعت کو کثرت ازدواج کی بھی نصیحت کی ہے کہ تقویٰ کے لحاظ سے اگر وہ ایک سے زیادہ بیویاں کرنا چاہیں تو کر لیں مگر خدا تعالیٰ کی معصیت کے مرتکب نہ ہوں۔ پھر گناہ کر کے جو شخص ایمان کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۱ صفحہ ۳-۴ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

---

۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت کا درجہ

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی نسبت حضرت اقدس نے فرمایا کہ:

وہ ایک اسوۂ حسنہ چھوڑ گئے ہیں اور اگر غور سے دیکھا جاوے تو ان کا واقعہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے واقعہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ وہ تو مقید نہ تھے۔ نہ ان کو زنجیریں ڈالی گئی تھیں۔ صرف ایک قسم کا جنگ تھا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ بھی کچھ فوج تھی۔ مگر ان کے آدمی مارے گئے تو آخر انہیں تو میدان میں ہی آنا پڑا۔ پھر یہ کہ انہیں کو مدافعت اور جان بچانے کا کوئی موقعہ ان کو ملا۔ مگر یہاں عبداللطیف صاحب مقید تھے۔ زنجیریں ان کے ہاتھ پاؤں میں پڑی ہوئی تھیں۔ مقابلہ کرنے کی ان کو قوت نہ تھی اور بار بار جان بچانے کا موقعہ دیا جاتا تھا۔ یہاں اس قسم کی شہادت واقع ہوئی ہے کہ اس کی نظیر تیرہ سو سال میں ملنی محال ہے۔ عام طور پر زندگی کا چھوڑنا محال ہوا کرتا ہے مگر انہوں کی زندگی ایک تنعم کی زندگی تھی۔ مال، دولت، جاہ و عزت سب کچھ موجود تھا اور اگر وہ امیر کابل کی بات مان لیتے تو بڑی عزت اور بڑھ جاتی مگر انہوں نے ان سب پر لات مار کر اور دیدہ دانستہ بال بچوں

ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دُور تر لے جاتے ہیں۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں دُنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ وہ اُن برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سردارانِ بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبتِ الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتدا کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دُنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو اُن میں سے ہیں۔ دُنیا کی آنکھ وہ شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دُنیا سے بہت دُور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دُنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جلشانہٗ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے بُرا کہتا ہے یا لعن طعن کرتا ہے اس کے عوض میں کسی برگزیدہ اور محبوب الٰہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت معصیت ہے۔ ایسے موقع پر درگذر کرنا اور نادان دشمن کے حق میں دُعا کرنا بہتر ہے کیونکہ اگر وہ لوگ مجھے جانتے کہ میں کس کی طرف سے ہوں تو ہرگز بُرا نہ کہتے وہ مجھے ایک دجّال اور مفتری خیال کرتے ہیں۔ میں نے جو کچھ اپنی نسبت دعویٰ کیا اور جو کچھ اپنے مرتبہ کی نسبت کہا وہ میں نے نہیں کہا بلکہ خدا نے کہا۔ پس مجھے کیا ضرورت ہے کہ ان بحثوں کو طول دوں اگر میں درحقیقت مفتری اور دجّال ہوں اور اگر درحقیقت میں اپنے ان مراتب کے بیان کرنے میں جو میں خدا کی وحی کی طرف اُن کو منسوب کرتا ہوں کاذب اور مفتری ہوں تو میرے ساتھ اس دنیا اور آخرت میں خدا کا وہ معاملہ ہوگا جو کاذبوں اور مفتریوں سے ہوا کرتا ہے کیونکہ محبوب اور مردود یکساں نہیں ہوا کرتے۔ سوائے عزیزو! صبر کرو کہ آخر وہ امر جو مخفی ہے کھل جائے گا۔ خدا جانتا ہے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور وقت پر آیا ہوں۔ مگر وہ دل جو سخت ہو گئے اور وہ آنکھیں جو بند ہو گئیں میں ان کا کیا علاج کر سکتا ہوں۔

خدا میری نسبت اشارہ کر کے فرماتا ہے کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 654 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 302 پہ درج ہے

Back

چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی یعنے بہرحال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہے نہ اور کوئی یعنے جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔ بھلا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ مہدی موعود خلق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوگا اور اس کا اسم آنجناب کے اسم سے مطابق ہوگا یعنی اس کا نام بھی محمد اور احمد ہوگا اور اسکے اہلبیت میں سے ہوگا* اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا یہ عمیق اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ روحانیت کے رُو سے اسی نبی میں سے نکلا ہوا ہوگا اور اسی کی روح کا روپ ہوگا۔ اسپر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے

* حاشیہ۔ یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی۔ اسکی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ سلمان منا اہل البیت علی مشرب الحسن۔ میرا نام سلمان رکھا یعنے دو سلم۔ اور سلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہونگی۔ ایک اندرونی کہ جو اندرونی بغض اور شحناء کو دور کرے گی۔ دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کرکے اور اسلام کی عظمت دکھا کر غیر مذاہب والوں کو اسلام کی طرف جھکا دے گی۔ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو سلمان آیا ہے اس سے بھی میں مراد ہوں۔ ورنہ اس سلمان پر دو صلح کی پیشگوئی صادق نہیں آتی۔ اور میں خدا سے وحی پاکر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہل بیت میں سے ہیں اور حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔ چنانچہ یہ کشف براہین احمدیہ میں موجود ہے۔ منہ

ایک غلطی کا ازالہ (حاشیہ) صفحہ 11 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 302 پر درج ہے

Back

یہی آئینہ خالق نما ہے　　یہی اک جوہر سیفِ دُعا ہے
ہر اک نیکی کی جڑ یہ اِتّقا ہے　　اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے★
یہی اک فخرِ شانِ اولیاء ہے　　بجز تقویٰ زیادت اِن میں کیا ہے
ڈرو یارو کہ وُہ بینا خُدا ہے　　اگر سوچو، یہی دارُالجزاء ہے
مجھے تقویٰ سے اُس نے یہ جزا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ　　مُبارک وُہ ہے جس کا کام تقویٰ
سُنو! ہے حاصلِ اِسلام تقویٰ　　خُدا کا عشق مے اور جام تقویٰ
مُسلمانو! بناؤ تام تقویٰ　　کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ
یہ دولت تُو نے مجھ کو اے خُدا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

خُدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد　　بشارت تُو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد　　بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تُو نے بارہا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

مری اولاد سب تیری عطا ہے　　ہر اک تیری بشارت سے ہُوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیّدہ ہے　　یہی ہیں پنج تن جن پر بِنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

دیے تُو نے مجھے یہ مہر و مہتاب　　یہ سب ہیں میرے پیارے تیرے اسباب

★ الہامی مصرعہ

تو وہ دنیا کی طرف سے قطع ہو جاتا ہے اور خدا ہی کو پسند کر لیتا ہے اور یہ تب ہوتا ہے جبکہ کامل توکل ہو جیسے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کامل متقی تھے ویسے ہی کامل متوکل بھی تھے اور یہی وجہ ہے کہ اتنے وجاہت والے اور قوم کے سرداروں کی ذرا بھی پرواہ نہیں کی اور ان کی مخالفت سے کچھ بھی متاثر نہ ہوئے۔ آپ میں ایک فوق العادت یقین خدا تعالیٰ کی ذات پر تھا۔ اسی لیے اس قدر عظیم الشان بوجھ کو آپ نے اٹھا لیا اور ساری دنیا کی مخالفت کی اور ان کی کچھ بھی ہستی نہ سمجھی۔ یہ بڑا نمونہ ہے توکل کا جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ اس لیے کہ اس میں خدا کو پسند کر کے دنیا کو مخالف بنا لیا جاتا ہے۔ مگر یہ حالت پیدا نہیں ہوتی جب تک گویا خدا کو دیکھ نہ لے۔ جب تک یہ امید نہ ہو کہ اس کے بعد دوسرا دروازہ ضرور کھلنے والا ہے۔ جب یہ امید اور یقین ہو جاتا ہے تو وہ عزیز تعلقوں کو خدا کی راہ میں دشمن بنا لیتا ہے۔ اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ خدا اور دوست بنا دے گا۔ جائیداد کھو دیتا ہے کہ اس سے بہتر ملنے کا یقین ہوتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ خدا ہی کی رضا کو مقدم کرنا تقویٰ ہے اور پھر تقویٰ اور توکل توام ہیں۔ تقویٰ کا اعلیٰ درجہ توکل اور توکل کی شرط ہے تقویٰ۔ یہی ہمارا مذہب اس امر میں ہے۔۱؎

---

۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء بعد مغرب

"اُمّ المؤمنین" کے لفظ کا استعمال

"اُمّ المؤمنین" کا لفظ جو مسیح موعود کی بیوی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سن کر فرمایا:

"اعتراض کرنے والے بہت ہی کم غور کرتے ہیں۔ اس قسم کے اعتراض صاف بتلاتے ہیں کہ وہ محض کینہ اور حسد کی بناء پر کیے جاتے ہیں ورنہ نبیوں یا ان کے خلفاء کی بیویوں کا اُمہات المؤمنین ہونا کیا کوئی نئی بات ہے؟ خدا تعالیٰ کی سُنّت اور قانونِ قدرت کے اس تعامل سے یہ پتہ لگتا ہے کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جو اعتراض کرتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین کیوں کہتے ہو؟ یہ پوچھنا چاہیئے کہ تم بتاؤ جو مسیح موعود تمہارے ذہن میں ہے اور جسے تم سمجھتے ہو کہ وہ آکر نکاح بھی کرے گا کیا اس کی بیوی کو تم اُمّ المؤمنین کہو گے یا نہیں؟ مُسلم میں تو مسیح موعود کی بیوی کا ذکر ہے اور قرآن شریف نے انبیاء علیہم السلام

۱؎ الحکم جلد ۵ نمبر ۳۸ صفحہ ۲، ۳ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۱ء

ملفوظات جلد اوّل صفحہ 555 طبع جدید از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 303 پہ درج ہے

Back

(۱۰) اسٹکٹ تیموس۔

(۱۱) اشتہار ۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء و اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۶ء وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا ۶۹۲
کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست تیار کی۔ تو بعض دوستوں نے خطوط لکھے کہ حضور ہمارا نام بھی اس فہرست میں درج کیا جائے۔ یہ دیکھ کر ہم کو بھی خیال پیدا ہوا کہ حضور علیہ السلام سے دریافت کریں کہ آیا ہمارا نام درج ہو گیا ہے یا کہ نہیں۔ تب ہم تینوں بھائی مع منشی عبدالعزیز صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور دریافت کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ آپ سب کے نام پہلے ہی درج کئے ہوئے ہیں۔ مگر ہمارے ناموں کے آگے مع اہل بیت کے الفاظ بھی زائد کئے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۶ء میں تیار کی تھی اور اسے ضمیمہ انجام آتھم میں درج کیا تھا۔ احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے بھی ایک دفعہ اسی طرح اپنے اصحاب کی ایک فہرست تیار کروائی تھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ تین سو تیرہ کا عدد اصحاب بدر کی نسبت سے چنا گیا تھا کیونکہ ایک حدیث میں ذکر آتا ہے کہ مہدی کے ساتھ اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق ۳۱۳ اصحاب ہوں گے جن کے اسماء ایک مطبوعہ کتاب میں درج ہوں گے (دیکھو ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۰ تا ۴۵)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان ۶۹۳
کیا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس نے بیان فرمایا کہ طاعون دنیا سے اس وقت تک نہیں جائے گی کہ یا تو یہ گناہ کو کھا جائے گی۔ اور یا آدمیوں کو کھا جائے گی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ معنوی رنگ میں طاعون کے اندر وہ دوسرے عذاب بھی شامل ہیں جو خدا کی طرف سے اپنے مسیح کی تائید کے لئے نازل ہوئے یا آئندہ ہوں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا ۶۹۴
کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ بسا اوقات اگر کوئی شخص اس گورنمنٹ کے آگے سچ بولے تو وہ پکڑا جاتا ہے لیکن اگر خدا تعالیٰ کے سامنے سچ بولے تو چھوٹ جاتا ہے۔

سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 128 از مرزا بشیر الدین محمود	یہ حوالہ صفحہ 304,303 پر درج ہے

Back

پہن لیں۔ اور کونسی مصیبت باقی ہے جس کی انتظار میں تم لوگ بیٹھے ہو کاش اب بھی تم لوگ سمجھتے اور خدا کے غضب کو اور نہ بھڑکاتے مگر افسوس ہے جسے خدا اندھا کرے اسے کوئی دکھا نہیں سکتا۔

ہم کس مقام پر کھڑے ہیں

خدا نے ہم کو اس مقام پر کھڑا نہیں کیا کہ ہم ان لوگوں کی دل آزاریوں اور تکلیف دہیوں سے گھبرا جائیں کیونکہ جیسا کہ ہمیشہ سے سنت ہے ضرور ہے کہ ان پر ہمیں ظاہری فتح بھی حاصل ہو جو فاتح قادیان کہلاتے ہیں اُس وقت ان کی اولاد اسی طرح ان کے نام سے شرمائے گی جس طرح ابو جہل کی اولاد شرماتی تھی۔ دنیا دیکھے گی کہ میری یہ باتیں جو لکھی اور چھاپی جائیں گی پوری ہوں گی اور ضرور پوری ہوں گی ان لوگوں کی نسلیں جو بعد میں آئیں گی وہ یہ کہنا پسند نہ کریں گی کہ محمد حسین یا ثناء اللہ کی اولاد ہیں وہ یہ کہنے سے شرمائیں گی ان کے نام سن کران کی گردنیں نیچی ہو جائیں گی اور مرتضیٰ حسن جو سید کہلاتا ہے اس کی یہ سیادت باطل ہو جائے گی اب وہی سید ہو گا جو حضرت مسیح موعود کی اتباع میں داخل ہو گا اب یہ اتنا رشتہ کام نہ آئے گا کہ ان رشتہ داروں نے اس کی ہتک کی۔ مسلمان کہلا کر اسلام کے نام لیوا کہلا کر انہوں نے لیکچر دیئے کیا اور آریوں سے بھی بدتر ہیں پس خدا کی کتاب سے ان کی سیادت مٹائی گئی اور یہ ذلیل اور حقیر کئے گئے اور کئے جائیں گے اگر انہوں نے توبہ نہ کی ان کے تمام دعویٰ باطل اور تمام خوشیاں ہیچ ہو جائیں گی کیا وہ اپنی اس وقت تک کی حالت پر نظر نہیں کرتے کسی امر میں بھی انہیں کامیابی اور خوشی نصیب ہوئی؟ ہرگز نہیں لیکن ان کے مقابلہ میں ہماری یہ حالت ہے اگر ہمیں ایک غم آیا تو خدا تعالیٰ نے چار خوشیاں دکھائیں پس ہم ان کی مخالفتوں اور شرارتوں سے گھبراتے نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کی تائید ہمارے ساتھ ہے پس اے عزیزو! اور دوستو! میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کے ہو کر خدا کے بن کر اسلام کی خدمت کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ تمہارے سامنے یہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم دیکھ سکتے ہو کہ ایک نبی کا انکار اور مخالفت کرنے سے ان کی حالت کیا سے کیا ہو گئی ہے پس تم خدا کے لئے ہو جاؤ اور پھر نہ ڈرو جو کچھ ہوتا ہے ہو جائے کہ جو خدا کا ہو جاتا ہے پھر وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔

(الفضل ۳، ۱۰، ۱۴ مئی ۱۹۲۴ء)

---

۱ یونس: ۳۱   ۲ آل عمران: ۵۶   ۳ البقرة: ۴۹   ۴ الحج: ۳۶

۵ تفسیر بیضاوی جلد ۲ صفحہ ۹۱ تفسیر سورۃ الحج زیر آیت وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ۔۔۔ الخ

قول الحق صفحہ 32 مندرجہ انوار العلوم جلد 8 صفحہ 80 از مرزا بشیر الدین محمود	یہ حوالہ صفحہ 304 پر درج ہے

Back